بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ احد کے حالات و واقعات کا بیان نیز عالمی جنگ سے بچنے کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/ جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔

اس حوالے سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں دشمن سے سب سے زیادہ قریب تھے اور آپ کے ساتھ پندرہ افراد ثابت قدم رہے۔ آٹھ مہاجرین میں اور سات انصار میں سے بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ کے سامنے تیس افراد ثابت قدم رہے اور سارے یہی کہتے تھے کہ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرے کے سامنے رہے اور میری جان آپ کی جان کے سامنے اور آپ پر سلامتی ہو اور جان میری قربان ہو۔ مختلف روایات میں ثابت قدم رہنے والے صحابہ کی تعداد مختلف بیان کی گئی ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ صحابہ کی تعداد اس وقت کے لحاظ سے بدلتی رہی ہو گی۔ جس نے پندرہ دیکھے اس نے پندرہ بتا دیئے جس نے جتنے دیکھے وہ بیان کر دیئے۔ صحابہ آپؐ کے گرد آتے تھے اور پھر دشمن کے حملے سے حلقہ ٹوٹ جاتا تھا بکھر جاتے تھے پھر اکٹھے ہوتے تھے۔ بہرحال بات یہی ہے کہ صحابہ ثابت قدمی کا نمونہ دکھاتے رہے اور کسی کو کسی قسم کا یہ خوف نہیں تھا کہ موت آئے گی۔ یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احد کے دن صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی تھی، بیعت کرنے والے خوش نصیبوں کی تعداد آٹھ بیان ہوئی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی شہید نہیں ہوا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ احد کے دن صحابہ کی ثابت قدمی اور جاں نثاری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو صحابہ آنحضرت ﷺ کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جاں نثاریاں دکھائیں دنیا ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کے گرد گھومتے تھے، اور آپؐ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا صحابہؓ اپنے اوپر لیتے تھے اور آپؐ کو بچاتے تھے، ساتھ ہی دشمن پر وار بھی کرتے جاتے تھے۔ یہ گنتی کے جاں نثار اِس سیلابِ عظیم کے سامنے کب تک ٹھہر سکتے تھے جو ہر لحظہ مہیب لہروں کی طرح چاروں طرف سے بڑھتا چلا آتا تھا۔ دشمن کے حملے کی ہر لہر مسلمانوں کو کہیں کا کہیں بہا کر لے جاتی تھی۔ مگر جب ذرا زور تھمتا تھا تو مسلمان لڑتے بھڑتے پھر اپنے محبوب آقاؐ کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔

عیسائیوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جھوٹ بولنا یا غلط بیانی کرنا جائز قرار دیا ہے۔ اس بے بنیاد الزام کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ہمارے سید و مولیٰ جناب مقدس نبوی ﷺ کا ایک اعلیٰ نمونہ اس جگہ ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جس توریہ (توریہ کے لفظی معنی ہیں کہ زبان سے کچھ کہنا اور دل میں کچھ اور ہونا۔ ایسی بات کرنا جو دو معنی رکھتی ہو) کو آپ کا یسوع شِیرِ مادر کی طرح عمر بھر استعمال کرتا رہا۔ آنحضرت ﷺ نے حتی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم کیا ہے۔ جناب سید المرسلین ﷺ جنگ احد میں اکیلے ہونے کی حالت میں برہنہ تلواروں کے سامنے کہہ رہے تھے کہ میں محمد ہوں، میں نبی اللہ ہوں۔ میں ابن عبد المطلِب ہوں اور پھر دوسری طرف آپ کا یسوع کانپ کانپ کر اپنے شاگردوں کو یہ خلاف واقعہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں حالانکہ اس کلمہ سے کوئی اس کو قتل نہ کرتا۔

غزوۂ احد کے عَلم بردار حضرت مصعب بن عمیرؓ نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں ابنِ قمئہ نے حضرت مصعبؓ کے اس ہاتھ پر حملہ کیا جس سے انہوں نے جھنڈا اٹھا ما ہوا تھا اور اس ہاتھ کو کاٹ دیا۔ حضرت مصعبؓ نے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں پکڑ لیا ابنِ قمئہ نے اس ہاتھ کو بھی کاٹ ڈالا تو مصعبؓ نے دونوں ہاتھوں سے جھنڈے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ ابنِ قمئہ نے تیسری بار حملہ کر کے نیزہ آپ کے سینے میں گاڑھ دیا۔ نیزہ ٹوٹ گیا اور حضرت مصعبؓ گر گئے۔ جھنڈا تو کسی دوسرے مسلمان نے فوراً آگے بڑھ کر تھام لیا مگر

چونکہ مصعبؓ کا ڈیل ڈول آنحضرت ﷺ سے ملتا تھا ابن قمئہ نے سمجھا کہ میں نے محمد ﷺ کو مار لیا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی طرف سے یہ تجویز محض شرارت اور دھوکہ دہی کے خیال سے ہو۔ بہر حال اس نے شور مچا دیا کہ میں نے محمد (ﷺ) کو مار لیا ہے۔ اس خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے اور ان کی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی۔

جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ میدان احد میں چند لمحات کی لاپرواہی نے اسلامی لشکر کی فتح کو وقتی پسپائی میں بدل دیا مگر رسول اللہ ﷺ ہی دنیا کی جنگی تاریخ میں بہترین سپہ سالار اور پر حکمت فوری فیصلوں کے مالک تسلیم کئے جاتے ہیں۔ آپؐ نے جنگ کی بدلتی ہوئی صورتحال پر گہری نظر رکھی۔ چار گنا بڑے لشکر کے سامنے اپنے منتشر اور کمزور لشکروں کو اس انداز میں محفوظ کیا کہ دشمن اسلامی لشکر کو پوری طرح کچل دینے کے بد ارادے پر عمل نہ کر سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا کیا۔ اور اپنے گرد جمع چند نفوس پر مشتمل اسلامی لشکر کی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مل کر ایسی جنگ لڑی کہ مشرکین کے نرغے سے نکلنے کا راستہ بنایا اور میدان جنگ میں موجود منتشر اسلامی لشکر کی طرف بڑھے جو رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر حوصلے ہارتے جا رہے تھے۔ مشرکین مکہ نے بھی اسلامی لشکر کی واپسی کو ناکام بنانے کے لئے تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے مگر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ہٹنے کی حکمت عملی بھی ایسی کامیاب تھی کہ مٹھی بھر نفری نیم دائرے کی شکل میں کندھے سے کندھا ملائے دشمن کے حملوں کو ناکام بناتے ہوئے غیر محسوس انداز میں گھاٹی کی طرف کھسک رہی تھی۔ دشمن نے گھیر اڈالنے کے لئے بھرپور طاقت کا استعمال کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حملہ آوروں کا ہجوم چیر کر راستہ بنا ہی لیا۔

غزوۂ احد کے موقعے پر نیند اور غنودگی کے طاری ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت زبیر بن عوّامؓ اور حضرت کعب بن عمرو انصاریؓ نے اس اونگھ کی تفصیل بیان کی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس غنودگی کے ذریعے مسلمانوں پر سکینت نازل کی۔ حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن مَیں سر اٹھا کے دیکھنے لگا تو ہر آدمی سر جھکائے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا۔ ساری قوم ایسے وقت میں نیند کی حالت میں چلی جائے جبکہ لڑائی ہو رہی ہو اور دشمن سے سخت خطرہ ہو، یہ کوئی اتفاقی بات نہیں۔ یہ اعجاز ہے، ایک معجزہ ہے۔

ایک روایت کے مطابق احد کے دن حضورِ اکرم ﷺ کے رخِ انور پر تلوار سے ستّر وار

کیے گئے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان تمام کے شر سے آپ ﷺ کو بچایا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آپ ﷺ کے پاس ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ بڑے بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے! احد میں دیکھو کہ تلواروں پر تلواریں پڑتی ہیں۔ ایسی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کہ صحابہ برداشت نہیں کر سکتے، مگر یہ مردِ میدان سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ اس میں صحابہؓ کا قصور نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔ بلکہ اس میں بھید یہ تھا کہ تا رسول اللہ ﷺ کی شجاعت کا نمونہ دکھایا جائے۔

غزوۂ احد کی تفصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے بعض مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ان میں غزہ فلسطین کے علاقے کے ہمارے احمدی بھائی محمد عکاشہ صاحب جن کو نہایت سنگدلی سے سر میں گولی مار کر شہید کیا گیا تھا، ہیں۔

حضور نے موصوف کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی دعاؤں کا وارث بنائے ان کے بچے اور عزیز احمدیت اور حقیقی اسلام کو سمجھنے والے ہوں اور پھر امن اور سلامتی دیکھنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان کے علاقوں میں امن قائم فرمائے ظالم کے ہاتھ روکے اور ظالم کا خاتمہ فرمائے۔ اسرائیل اب لبنان کی سرحد کے ساتھ بھی حزب اللہ کے خلاف محاذ کھول رہا ہے اور جس سے حالات مزید خراب ہوں گے۔ اسی طرح امریکہ اور برطانیہ نے حوثی یمنی قبائل کے خلاف جو محاذ کھولا ہے یہ سب چیزیں جو ہیں یہ جنگ کو مزید وسیع کر رہی ہیں پھیلا رہی ہیں اور اب تو بہت سارے لکھنے والوں نے لکھ دیا ہے لکھ رہے ہیں کہ عالمی جنگ کے آثار بڑے قریب نظر آ رہے ہیں۔ پس دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ انسانیت کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

ان کے علاوہ مکرمہ امۃ النصیر ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ کاہلوں صاحب اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد ضمیر صاحب کا بھی ذکرِ خیر فرمایا۔ حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔